بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(رواہ ابو داؤد و النسائی و ابن ماجۃ و الدارمی و البیہقی فی الدعوات الکبیرؒ)

حوالہ (مشکوۃ المصابیح: جلد اول کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ)

حضرت اوس بن اوس راوی ہیں کہ سرتاج دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن تمہارے لیے بہترین دنوں میں سے ہے (کیونکہ) اس دن آدم علیہ السلام کی تخلیق کی گئی اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن (دوسرا) صور پھونکا جائے گا (جس کی آواز سے مردے زندہ ہو کر میدان حشر میں جمع ہوں گے) اسی دن (پہلا) صور پھونکا جائے گا (جس کی آواز سے قیامت قائم ہوگی اور تمام مخلوق فنا کے گھاٹ اتر جائے گی) لہٰذا اس دن تم لوگ مجھ پر زیادہ درود بھیجو کیونکہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جائینگے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس طرح پیش کئے جائیں گے۔ جب کہ (ہمارے درود بھیجنے کے وقت) آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ راوی فرماتے ہیں کہ لفظ ''ارمت'' سے صحابہ کی مراد لفظ ''بلیت'' تھی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیاء کرام کے جسم حرام کر دیئے ہیں۔ (یعنی انبیاء کے جسم زمین فنا نہیں کرتی۔" (سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، دارمی، بیہقی)

تشریح

ارشاد ان میں ''افضل ایامکم یوم الجمعۃ'' اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ یا تو عرفہ کا دن سب دنوں میں سے افضل ہے یا پھر عرفہ اور جمعہ دونوں دن فضیلت کے اعتبار سے مساوی ہیں۔

جمعہ کے دن بہت زیادہ درود بھیجنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے حکم دیا ہے کہ درود افضل عبادات میں سے ہے اور چونکہ جمعہ کے دن ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ زیادہ ملتا ہے اس لیے جمعے کے دن درود پڑھنا اولیٰ ہوگا۔ یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے وقت بہت زیادہ فضائل دوسری احادیث سے بھی ثابت ہیں اس لیے مسلمانوں کے لیے یہ حق تعالیٰ کی جانب سے ایک عظیم الشان نعمت ہے لہٰذا جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ درود بھیجا جائے اور اس سے غافل نہ رہا جائے۔

حدیث کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح زمین دوسرے مردوں کے ساتھ معاملہ کرتی ہے کہ چند ہی دنوں کے بعد ان کے اجسام زمین کے نذر ہو جاتے ہیں اور گل سڑ جاتے ہیں ایسا معاملہ انبیاء کے مبارک اجسام کے ساتھ نہیں ہوتا نہ تو ان کے اجسام فنا ہوتے ہیں نہ گلتے سڑتے ہیں۔ بلکہ وہ جوں کے توں قبروں میں دنیا کی طرح زندہ رہتے ہیں اور حق تعالیٰ کی جانب سے انہیں وہاں حیات جسمانی حقیقی عنایت فرمائی جاتی ہے۔ چنانچہ یہ مسئلہ بالکل صاف اور واضح ہے اور اس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں کہ انبیاء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور انہیں بالکل دنیا کی طرح حقیقی جسمانی حیات حاصل ہے نہ کہ انہیں حیات معنوی روحانی حاصل ہے جیسا کہ شہداء کو حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ شہداء کے علاوہ دوسرے مردے بھی اپنی قبروں میں سلام کلام سنتے ہیں اور بعض ایام میں ان کے اقرباء کے اعمال بھی ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ یَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ، حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

حوالہ (مشکوۃ المصابیح: جلد اول کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ)

اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ جمعہ کا دن مشہود (یعنی حاضر کیا گیا ہے) اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جو آدمی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود میرے سامنے (بذریعہ مکاشفہ یا بذریعہ ملائکہ) پیش کیا جاتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہوتا ہے۔ حضرت ابودرداء کہتے ہیں کہ میں نے یہ سن کر) عرض کیا کہ مرنے کے بعد بھی درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کا کھانا حرام کیا ہے چنانچہ اللہ کے نبی (اپنی اپنی قبر میں بالکل دنیا کی حقیقی زندگی کی طرح) زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔" (سنن ابن ماجہ)

تشریح

یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس کی تفسیر کی تائید کرتی ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ (وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ سورۃ البروج: ۸۵/۳۰، ۳، ۴) میں "مَشْهُوْدٍ" سے مراد جمعہ کا دن ہے جب کہ پہلے گزرنے والی حدیث نمبر ۸ حضرت علی المرتضیٰ کی تفسیر کی موید ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ شاہد سے مراد جمعے کا دن ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اگرچہ یہاں بھی "مشہود" سے یوم جمعہ مراد لینا بایں اعتبار کہ اسی دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کی تفسیر کے منافی نہیں ہے تاہم یہ احتمال بھی قوی تر ہے کہ حدیث کے الفاظ میں "فَاِنَّہٗ کی ضمیر جمعے کی طرف نہیں بلکہ کثرت درود کی طرف راجع ہے جو کہ لفظ" اکثروا" سے مفہوم ہوتا ہے اس طرح حدیث کے معنی یہ ہوں گے جمعے کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ کثرت درود مشہودہ (یعنی فرشتوں کے حاضر ہونے کا سبب) ہے۔

عُرِضَتْ صَلٰوتُہٗ کا مطلب یہ ہے کہ یوں تو ہمیشہ ہی جب مجھ پر کوئی آدمی درود بھیجتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے مگر جمعہ کا دن چونکہ سب سے افضل دن ہے اس لیے جمعہ کے دن بھیجا جانے والا درود بطریق اولیٰ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگرچہ درود بھیجنے کی مدت کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو چنانچہ حَتّٰی یَفْرُغَ فرما کر اس طرف اشارہ فرما دیا گیا ہے کہ جب تک درود پڑھنے والا خود ہی فارغ نہ ہو جائے یا درود پڑھنا ترک نہ کردے اس وقت تک پوری مدت کے درود برابر میرے سامنے پیش کئے جاتے رہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر حضرت ابودرداء یہ سمجھے کہ شاید یہ حکم ظاہری حالت یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی ہی سے متعلق ہے چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں جب سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام ہے یعنی جس طرح دوسرے مردوں کے جسم قبر میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اس طرح انبیاء کے جسم قبر میں فنا نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنی اصلی حالت میں موجود رہتے ہیں اس لیے انبیاء کے لیے فنا حالت یعنی دنیا کی ظاہری زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں ہے جس طرح وہ یہاں ہیں اسی طرح وہاں ہیں اسی لیے کہا گیا ہے۔

اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔ اللہ کے دوست اور حقیقی بندے مرتے نہیں وہ تو صرف ایک مکان سے دوسرے مکان کو منتقل ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا جس طرح یہاں دنیا کی زندگی میں میرے سامنے درود پیش کئے جاتے ہیں اسی طرح میری قبر میں بھی میرے سامنے درود پیش کئے جاتے رہیں گے۔

حدیث کے آخری الفاظ حتی یرزق کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کو اپنی اپنی قبروں میں حق تعالیٰ کی طرف سے معنوی رزق دیا جاتا ہے اور"

رزق" سے اگر رزق حسی مراد لیا جائے تو یہ حقیقت کے منافی نہیں ہوگا بلکہ صحیح ہی ہوگا۔ کیونکہ جب شہداء کی ارواح کے بارے میں منقول ہے کہ وہ جنت کے میوے کھاتی ہیں تو انبیاء شہداء سے بھی اشرف واعلیٰ ہیں اس لیے ان کے لیے بھی یہ بات بطریق اولیٰ ثابت ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی قبروں میں رزق حسی دیئے جاتے ہوں

ناقل

عبدہ المذنب **محمد حبیب خاں اویسی** غفرلہ القوی

ناظم اعلیٰ وناظم تعلیمات: **جامعہ ام کلثوم**، مکنپور، کھوڑا کالونی، این۔سی۔آر دہلی

ناظم اعلیٰ: **اویسی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی** محمدی، کھیری یو۔پی، ہند

ناظم اعلیٰ: **محمدی اکیڈمی، مچھیچھا**، محمدی، کھیری یو۔پی، ہند **262804**

9451291365-9451296325